بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کفنِ میّت

تالیف

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی III، گجر پورہ، چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	’’کفنِ میّت‘‘
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ’’سیدھا راستہ‘‘ لاہور
کمپوزر و ڈیزائنر	:	محمد عثمان علی یوسفی‘ حافظ محمد عظیم احمد یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپوٹر سینٹر. 6846677
پروف ریڈنگ	:	علامہ محمد مبارک علی یوسفی‘ صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی‘ حافظ محمد رضوان یوسفی‘
سن اشاعت	:	شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ بمطابق ستمبر ۲۰۰۷ء
ہدیہ	:	۲۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
		صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای-میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	جملہ حقوق۔	۲
۲۔	فہرست مضامین۔	۳
۳۔	قابلِ غور۔	۵
۴۔	کفن۔	۶
۵۔	میّت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے۔	۶
۶۔	کفن کی اقسام۔	۶
۷۔	کفنِ سُنّت۔	۶
۸۔	کفنِ کفایت۔	۶
۹۔	کفنِ ضرورت۔	۶
۱۰۔	کفن کی لمبائی۔	۶
۱۱۔	اچھا کفن۔	۷
۱۲۔	سفید کپڑے کا کفن۔	۸
۱۳۔	حبرہ کا کفن۔	۸
۱۴۔	بہت مہنگے کفن سے گریز۔	۸
۱۵۔	بہترین کفن۔	۹
۱۶۔	عورت کا کفن۔	۹
۱۷۔	میّت کی تجہیز و تکفین۔	۹
۱۸۔	ایک چادر سے کفن۔	۱۰
۱۹۔	شہید کا کفن۔	۱۰
۲۰۔	محرم کا کفن۔	۱۱
۲۱۔	کفن کی تیاری قرض کی ادائیگی سے پہلے۔	۱۱

۲۲۔	رسول کریم ﷺ کے لئے تین سفید کپڑے۔	۱۲
۲۳۔	دو کپڑوں میں کفن دینا۔	۱۴
۲۴۔	اگر میّت کے پاس ایک کپڑا نکلے۔	۱۴
۲۵۔	کفن پہنانے کے بعد آخری دیدار۔	۱۵
۲۶۔	کفن اور متبرک کپڑا۔	۱۵
۲۷۔	اپنا کفن تیار کرنا جائز ہے۔	۱۷
۲۸۔	برکت کے لئے تہبند عطا فرمایا۔	۱۸
۲۹۔	میّت کو کفن کے ساتھ قمیص پہنانا۔	۱۹
۳۰۔	کفن میں رقعہ رکھنا۔	۲۴
۳۱۔	کفن پہنانے کا طریقہ۔	۲۵
۳۲۔	مسائل۔	۲۶
۳۳۔	اہم اور ضروری مسئلہ۔	۲۸

☆☆☆

WWW.SEEDHARASTAH.COM

قابلِ غور

مومن زندہ بھی قابلِ احترام ہے اور مرنے کے بعد بھی قابلِ احترام ہے۔
مومن کا احترام اللہ تبارک وتعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سچا اور آخری نبی ورسول ﷺ ماننے سے ہے۔ اور جب بندۂ مومن صحیح معنوں میں نبی کریم ﷺ کا پیروکار ہو جائے تو پھر یہ ''خیر البریہ'' بھی ہے۔
بندۂ مومن جب زندہ ہو تو رب تبارک وتعالیٰ کو اللہ جل جلالہ ماننے اور ایمان پر استقامت کی برکت سے اِس پر ملائکہ اترتے ہیں۔ یہ وضو کرے تو اِس کے گناہ جھڑتے ہیں۔ مسجد میں آئے تو فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں جب یہ فوت ہو جائے تو زمین وآسمان اِس کے فراق میں روتے ہیں۔ جب یہ قبر میں جائے تو اِس کی قبر کو جنت کا باغ بنا دیا جاتا ہے۔ ایسی عظمت وشان رکھنے والے صاحبِ ایمان کے مرنے کے بعد اِس کی تعظیم وتوقیر یہ ہے کہ اِسے غُسل دیا جائے اور اچھے کپڑے کا کفن پہنایا جائے۔ کفن وہ کپڑا ہے جس میں میّت کو دفنانے کے لئے لپیٹا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل آئندہ میں بیان کی گئی ہے۔

مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم سب کو کفن کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں کہ یہ کیسا ہونا چاہئے، کتنا ہونا چاہئے اور کس طرح پہنانا چاہئے۔

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی نے کتب احادیث مبارکہ اور تفاسیر سے ''کفنِ میّت'' سے متعلق تفصیل جمع کی ہے۔ کمی وبیشی کی صورت میں بندۂ ناچیز اصلاح کا خواہش مند ہے۔

دُعا ہے ربِّ کریم بندۂ ناچیز کی سعی قبول فرمائے۔ آمین

طالب دُعا

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی عفی عنہ

کفن

میّت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے۔

کفن کی اقسام:

کفن تین قسم کے ہیں۔(۱) کفنِ سُنّت (۲) کفنِ کفایت اور (۳) کفنِ ضرورت۔

۱۔ کفنِ سُنّت:

(۱) مرد کے لئے تین کپڑے، (i) قمیص، (ii) ازار اور (iii) لفافہ

(۲) عورت کے لئے پانچ کپڑے، (i) قمیص، (ii) ازار (iii) لفافہ، (iv) اَوڑھنی اور (v) سینہ بند۔

۲۔ کفنِ کفایت:

(۱) مرد کے لئے دو کپڑے (i) لفافہ اور (ii) ازار۔

(۲) عورت کے لئے تین کپڑے (i) لفافہ، (ii) ازار یا قمیص اور (iii) اَوڑھنی۔

۳۔ کفنِ ضرورت:

مرد اور عورت دونوں کے لئے ایک ایک کپڑا جو میسر آئے اور جو کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (بہار شریعت جلد۴ ص ۱۲۶، بحوالہ درمختار، عالمگیری وغیرہ۔ چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور)

کفن کی لمبائی:

(۱) لفافہ: یعنی چادر: اِس کی لمبائی میّت کے قد سے اِس قدر زیادہ ہو کہ دونوں اطراف (یعنی سر اور پاؤں کی طرف) سے باندھ سکیں۔

(۲) ازار: یعنی تہبند: سر کی چوٹی سے قدموں تک۔

(۳) قمیص: جسے کفنی کہتے ہیں یہ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک ہو اور آگے پیچھے دونوں جانب سے برابر ہو۔ یہ جو لوگوں میں رواج ہے کہ کفنی کے اوپر والا حصّہ لمبا اور نیچے والا حصّہ کم رکھتے ہیں' یہ غلط ہے۔

(۴) اوڑھنی: ڈیڑھ گز ہونی چاہئے۔

(۵) سینہ بند: چھاتی سے ناف تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

اچھا کفن:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (شریف) پڑھا:۔**فَذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَاتَ فَقُبِّرَ لَیْلًا وَ کُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرَ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّقْبَرَ اِنْسَانٌ لَیْلًا اِلَّا اَنْ یَّضْطَرَّ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ** [۱] ''تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، جو فوت ہو گیا تھا اور رات ہی کو ایک ناقص کفن پہنا کر دفن کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا' اِس لئے کہ کم لوگ آئیں گے مگر جب ضرورت ہو تو حرج نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث ہو تو اُس کو اچھا کفن دے''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ** [۲] ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے''۔ یہاں اچھے سے مراد بیش قیمت کفن نہیں بلکہ

---

[۱] نسائی جلد ۱ ص ۲۶۷' ابن ماجہ ص ۱۰۷' مسلم جلد ۱ ص ۳۰۶' ابو داؤد جلد ۲ ص ۹۳ (مختصراً)' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۴۰۳۔ [۲] مسلم جلد ۱ ص ۳۰۶' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴۹' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۴۰۳' جلد ۴ ص ۳۲' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۶۹' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۲۷' نصب الرایہ جلد ۲ ص ۳۰۵' تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۰۹' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۳۵' مشکوٰۃ ص ۱۴۳۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۰۵' ترمذی حدیث نمبر ۹۹۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۷۴' نسائی حدیث نمبر ۱۸۹۵۔

جیسے کپڑے مرنے والا جمعۃ المبارک کو پہنتا تھا۔ ایسی (قیمت والے) کپڑے میں کفن دیا جائے نہ کہ عید اور شادی جیسے کپڑوں کی مثل، بلکہ درمیانہ۔ (مرآۃ جلد۲ ص۴۶۲)

سفید کپڑے کا کفن:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِلبسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ . فَاِنَّھَا اَطْھَرُ مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ** [۳] ''سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہتر ہیں اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دو''۔

حبرہ کا کفن:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: **اِذَا تَوَفّٰی اَحَدُکُمْ فَوَجَدَ شَیْئًا فَلْیُکَفِّنْ فِیْ ثَوْبٍ حِبَرَۃٍ** [۴] ''جب تم میں سے کوئی مر جائے اور اُس کے وارث مال دار ہوں تو حبرہ کے کپڑے کا کفن دیں''۔ **(حبرہ یمن کا عمدہ قسم کا کپڑا تھا)**۔

بہت مہنگے کفن سے گریز:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:- **لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُہٗ سَلْبًا سَرِیْعًا** [۵] ''بہت قیمتی کفن نہ دو کیونکہ یہ بہت جلد گل جائے گا''۔

---

[۳] شرح السنۃ جلد۳ ص۲۲۶، مسند احمد جلد۱ ص۲۴۷۔۳۶۳، ابوداؤد جلد۲ ص۲۰۷، درمنثور جلد۳ ص۷۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص۶۶۔۶۵، نسائی جلد۱ ص۲۶۸ (عن سمرہ رضی اللہ عنہ) مشکوٰۃ ص۱۴۴، ابن ماجہ ص۱۰۷، مرقاۃ جلد۴ ص۱۰۸۔ [۴] ابوداؤد جلد۲ ص۹۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص۴۰۳، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۲۴۰۔ [۵] مشکوٰۃ ص۱۴۴، ابوداؤد جلد۲ ص۹۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص۴۰۳، شرح السنۃ جلد۳ ص۲۲۷۔ مرقاۃ جلد۴ ص۱۰۸، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۲۴۸۔

بہترین کفن:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **خَیرُ الْکَفَنِ الْحُلَّةُ** [٦] ''بہتر کفن جوڑا ہے''۔ (یعنی تہبند اور چادر۔ معلوم ہوا کہ دو کپڑے بھی کفن کے لئے کافی ہیں اگر لفافہ بھی ہو تو بہتر و گرنہ تین کپڑوں سے زیادہ کفن نہیں ہونا چاہئے)

عورت کا کفن:

(حضرت) لیلیٰ بنت حائف (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

كُنْتُ فِيمَنْ غَسَلَ اُمَّ كُلْثُومِ ابْنَةَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم **عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ اَوَّلَ فَاَوَّلَ مَا اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَآءَ، ثُمَّ الدِّرْعُ ثُمَّ الْخِمَارُ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةُ ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ فِي الثَّوْبِ الْاٰخِرِ** [٧]

''میں بھی اُن عورتوں میں تھی جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (حضرت) ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کے انتقال کے بعد اُن کو غسل دیا۔ (جب حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کو کفن پہنایا جانے لگا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن کے کپڑوں میں سے پہلے ہم کو ''ازار'' دی پھر ''کرتہ'' دیا پھر ''اوڑھنی'' پھر ''چادر'' پھر ایک اور ''کپڑا'' دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا۔ (حضرت) لیلیٰ بنت حائف (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر دروازے پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفن کے کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کپڑا اُن میں سے ہم کو دیتے جاتے تھے''۔

میّت کی تجہیز و تکفین:

(حضرت) حصین بن وحوح (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ

---

[٦] ابن ماجہ ص ۱۰۷، ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۴۰۳، جلد ۹ ص ۲۷۳، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۵۵، مشکوٰۃ ص ۱۴۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۱۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۷۳، ترمذی جلد نمبر ۱۵۱۸ (عن ابو امامہ رضی اللہ عنہ)۔ [٧] ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۴، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۲۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۸۰۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

طَلحَۃَ بنَ البَراءِ مَرِضَ فَاَتاہُ النَّبیُّ ﷺ یَعُودُہٗ فَقَالَ اِنِّی لاَاُریٰ طَلحَۃَ اِلَّا قَد حَدَثَ فِیہِ المَوتُ فَاٰذِنُونِی بِہٖ وَعَجِّلُوا فَاِنَّہٗ لَا یَنبَغِی لِجِیفَۃِ مُسلِمٍ اَن تُحبَسَ بَینَ ظَھرَانِی اَھلِہٖ ؀٨ ’’(حضرت) طلحہ بن البراء (رضی اللہ عنہ) بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خیال کرتا ہوں کہ (حضرت) طلحہ (رضی اللہ عنہ) فوت ہوگئے ہوں گے تو مجھے اُن کے وصال کی اطلاع دو اور اُن کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرو۔ کیونکہ میّت گھر والوں کے درمیان زیادہ دیر نہیں رہنی چاہئے‘‘۔ (البتہ اگر عذر کی وجہ سے دیر ہوجائے تو لاچاری اور مجبوری ہے)۔

ایک چادر سے کفن:

(حضرت) خباب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ مُصعَبَ بنَ عُمَیرٍ قُتِلَ یَومَ اُحُدٍ وَّلَم یَکُن لَّہٗ اِلَّا نَمِرَۃٌ کُنَّا اِذَا غَطَّینَا بِھَا رَأسَہٗ خَرَجَت رِجلَاہُ وَاِذَا غَطَّینَا رِجلَیہِ خَرَجَ رَأسُہٗ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ غَطُّوا بِھَا رَأسَہٗ وَاجعَلُوا عَلٰی رِجلَیہِ مِنَ الاِذخِرِ ؀٩ ’’(حضرت) مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) اُحد کے دن شہید ہوئے تو سوائے ایک چادر کے اور کچھ میسر نہ آیا اور وہ چادر ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم اُن کے سر پر ڈالتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُن کے سر کو چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس رکھو‘‘۔

شہید کا کفن:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول

؀٨ ابوداؤد جلد۲ ص۹۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۴۲۵۔ ؀٩ ابوداؤد جلد۲ ص۹۳، بخاری جلد۱ ص۱۷۰، مسند احمد جلد۵ ص۱۱۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ ص۷۹، تلخیص الحبیر جلد۲ ص۱۰۸، البدایہ والنہایہ جلد۴ ص۳۳، نسائی جلد۱ ص۲۶۹، مسلم جلد۱ ص۳۰۵، شرح السنۃ جلد۳ ص۲۲۹۔

اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: **يُدْ فَنُوا بِدِمَآ ئِهِمْ وَثِيَا بِهِمْ** [10] ''شہیدوں کو اُنہی خون آلود کپڑوں میں کفن دو''۔ (جن میں وہ شہید ہوئے ہیں اور اُنہی کپڑوں سمیت دفنادو)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **رُمِىَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِىْ صَدْرِهٖ اَوْ فِىْ حَلْقِهٖ فَمَاتَ فَاُدْرِجَ فِىْ ثِيَابِهٖ كَمَا هُوَ قَالَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ** [11] ''ایک شخص کے سینے پر یا حلق میں تیر لگا اور وہ فوت ہوگیا۔ (یعنی شہید ہوگیا) تو اُسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا۔ راوی کہتے ہیں اُس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے''۔

محرم کا کفن:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اِحرام کی حالت میں فوت ہوجائے، **كَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ، فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا** [12] ''اُس کو اُنہی دو کپڑوں میں کفن دو جو اُس نے اِحرام کے لئے باندھ رکھے ہیں، اُس کو نہ تو خوشبو لگاؤ اور نہ ہی سر ڈھانپو۔ وہ قیامت کے دن اِحرام کی حالت میں تلبیہ پڑھتا ہوا اُٹھے گا''۔

کفن کی تیاری قرض کی ادائیگی سے پہلے:

امام بخاری علیہ الرحمہ نے ''کتاب الجنائز'' میں ایک باب باندھا ہے ''میّت کے سارے مال سے کفن دینا''۔ **قَالَ عَطَاءٌ وَّالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارِ الْحَنُوْطُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ،**

---

[10] مشکوٰۃ ص ۱۴۴، ابن ماجہ ص ۱۱۰، ابوداؤد جلد۲ ص ۹۱۔ [11] ابوداؤد جلد۲ ص ۹۱۔ [12] نسائی جلد ۲ ص ۲۶۹، حلیۃ الاولیاء جلد۴ ص ۲۹۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۹۶۵، بخاری جلد۱ ص ۶۹، شرح السنۃ جلد۳ ص ۲۳۰، مسلم کتاب الحج باب مایفعل بالمحرم اذا مات. حدیث نمبر ۱۲۰۶، جلد۱ ص ۳۸۶۔

وَقَالَ اِبۡرَاھِیۡمُ یُبۡدَأُ بِالۡکَفَنِ ثُمَّ بِالدَّیۡنِ ثُمَّ بِالۡوَصِیَّۃِ وَقَالَ سُفۡیَانُ اَجۡرُ الۡقَبۡرِ وَالۡغُسۡلِ ھُوَ مِنَ الۡکَفَنِ ١٣ ’’حضرت عطاءؒ زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا خوشبو کا خرچ بھی سارے مال میں سے کیا جائے اور حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے کہا میّت کے مال میں سے پہلے کفن کی تیاری کریں پھر قرض ادا کریں پھر وصیت پوری کریں اور حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے کہا قبر اور غسل کی اُجرت بھی کفن میں داخل ہے‘‘۔

گور و کفن وغیرہ کا سامان قرض پر مقدم ہے۔ میّت نے جو مال چھوڑا اُس میں سے قبر (کی جگہ) اور کفن خریدا جائے اگر کوئی دوست، بھائی، عزیز وغیرہ اُن چیزوں کا اہتمام کریں تو کوئی حرج نہیں۔ بہرحال یہ کسی عزیز پر لازمی نہیں۔ اِس خرچ کے بعد قرض ادا کیا جائے پھر ایک تہائی میں سے وصیت پوری کی جائے۔ باقی جو بچے وہ وارثوں میں تقسیم کردیا جائے۔

مسئلہ: میّت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اُس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں (اس کا) نان ونفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا ہے جس پر نفقہ واجب تھا مگر وہ نادار ہے تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین سفید کپڑے:

۱۔ اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: **کُفِّنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **فِیۡ ثَلَاثَۃِ اَثۡوَابٍ بِیۡضٍ سَحُوۡلِیَّۃٍ مِّنۡ کُرۡسُفٍ لَّیۡسَ فِیۡھَا قَمِیۡصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ اَمَّا الۡحُلَّۃُ فَاِنَّمَا شُبِّہَ عَلَی النَّاسِ فِیۡھَا اَنَّھَا اشۡتُرِیَتۡ لَہٗ لِیُکَفَّنَ فِیۡھَا فَتُرِکَتِ الۡحُلَّۃُ وَکُفِّنَ فِیۡ ثَلَاثَۃِ اَثۡوَابٍ بِیۡضٍ سَحُوۡلِیَّۃٍ فَاَخَذَھَا عَبۡدُاللّٰہِ بۡنُ اَبِیۡ بَکۡرٍ فَقَالَ لَاحۡبِسَنَّھَا حَتّٰی اُکَفَّنَ فِیۡھَا نَفۡسِیۡ ثُمَّ قَالَ لَوۡرَضِیَھَا اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ لَکَفَّنَہٗ**

---

١٣ بخاری جلد۱ ص ۱۷۰۔

فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا ؂۱۴ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ وہ روئی کے تھے اور ''سحول'' (یمن کے ایک مقام) کے بنے ہوئے تھے۔ اُن میں کرتا تھا نہ عمامہ۔ اور لوگوں کو حلہ یعنی جبہ کا شبہ ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ ﷺ کے لئے خریدا گیا تھا کہ آپ ﷺ کو اُس میں کفن مبارک دیں مگر نہ دیا گیا اور ''سحول'' کی بنی ہوئی تین چادروں میں کفن مبارک دیا گیا اور حلہ کو حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے لے لیا اور کہا میں اِسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اِسی سے بناؤں گا۔ پھر کہا اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو پسند ہوتا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نبی ﷺ کے کام آتا تو اُس کو بیچ دیا اور اُس کی قیمت خیرات کر دی''۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ نَّجْرَانِيَّةٍ اَلْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ؂۱۵ رسول اللہ ﷺ نجران کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے۔ اُن میں ایک چادر، ایک تہبند اور ایک وہ قمیص تھی جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

۳۔ اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ؂۱۶ ''رسول اللہ ﷺ کو تین سوتی یمنی سحولی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا''۔

''سحول'' یمن میں ایک گاؤں ہے جس میں سوتی کپڑے بُنے جاتے ہیں اُس کی طرف منسوب کپڑوں کو سحولیہ کہا جاتا ہے۔ کرسف روئی کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کو تین یمنی چادروں میں کفن دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا قمیص' ازار اور لفافہ۔

؂۱۴ مسلم جلد۱ ص ۳۰۵۔ ؂۱۵ ابوداؤد جلد۲ ص ۹۳۔ ؂۱۶ شرح السنۃ جلد۳ ص ۲۲۵۔ موطا امام مالک ص ۲۰۴' بخاری حدیث نمبر ۱۲۶۴' جلد۱ ص ۱۶۹' مسلم جلد۱ ص ۳۰۵' حدیث نمبر ۹۴۱' مرقاۃ جلد۴ ص ۱۰۴' ترمذی حدیث نمبر ۹۹۶' نسائی حدیث نمبر ۱۸۹۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۷۲' مسند احمد جلد۶ ص ۹۳۔

دو کپڑوں میں کفن دینا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ اپنی سواری سے اچانک گر گیا۔ سواری نے اُس کی گردن توڑ دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **اِغۡسِلُوۡہُ بِمَاءٍ وَّسِدۡرٍ وَّ کَفِّنُوۡہُ فِیۡ ثَوۡبَیۡنِ وَلَا تُحَنِّطُوۡہُ وَلَا تُخَمِّرُوۡا رَاۡسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبۡعَثُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مُلَبِّیًا** [۱۷]

''اِسے پانی اور بیری کے پتوں سے غُسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اِس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اِس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا''۔

حضرت امام مالک اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ موت سے اِحرام ختم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ نماز' روزہ کی طرح عبادت ہے۔ جو موت سے باطل ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے ''جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (۱) صدقہ جاریہ (۲) نفع دینے والا علم اور (۳) نیک' صالح اولاد جو دُعا کرتی ہے۔ [۱۸] لہٰذا اِحرام بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی عمل ہے۔ اگر یہ حکم ہر محرم کا ہوتا تو حضور سرورِ انبیاء ﷺ فرماتے کہ ہر محرم قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

اگر میّت کے پاس ایک کپڑا نکلے:

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا' وہ روزہ سے تھے۔

---

[۱۷] بخاری جلد ۱ ص ۱۶۹' تیسیر الباری جلد ۲ ص ۲۵۰' تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۳۳۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۳۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۳۳' ۳۲۸' ۲۱۹' دارمی جلد ۲ ص ۵۰' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۳۹۲' ۳۹۱' ۳۹۰' ۴۰۴' دار قطنی جلد ۲ ص ۲۹۶' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۱۷۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۸۴' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۰۶' مسلم حدیث نمبر ۱۲۰۶' ترمذی حدیث نمبر ۹۵۱' نسائی حدیث نمبر ۱۹۰۴۔ [۱۸] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۲' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۶ ص ۲۷۸' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۳۷' مشکل الآثار جلد ۱ ص ۹۵' کنز العمال جلد ۱۵ ص ۹۵۲' حدیث نمبر ۴۳۶۵۵' ابو داؤد جلد ۲ ص ۴۲' المغنی لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۲۱' مشکوٰۃ ص ۳۲' مرآۃ جلد ۱ ص ۱۸۸۔

اُنہوں نے فرمایا' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ اُن کو ایک چادر کا کفن ملا۔ اُن کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے' پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا اور میں سمجھتا ہوں' یہ بھی فرمایا' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر اُن کے بعد ہمارے لئے دنیا فراخ کردی گئی یا فرمایا ہمیں دنیا دی گئی اور ہمیں ڈر ہوا' ہماری نیکیاں جلادی گئی ہیں۔ پھر حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے (افطار کے وقت) کھانا چھوڑ دیا۔ [19]

کفن پہنانے کے بعد آخری دیدار:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غُسل دینے والوں کو) فرمایا: **لَا تُدْرِجُوْهُ فِيْ اَكْفَانِهٖ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَاَتَاهُ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ وَبَكٰى** [20] ''اِس کو کفن میں مت لپیٹنا یہاں تک کہ میں اِس کو دیکھ لوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن پر جھکے اور روئے۔ (معلوم ہوا یہ فعل سُنّت مبارکہ ہے میّت پر رونا جائز ہے نوحہ کرنا اور بُری باتیں کرنا درست نہیں)۔

کفن اور متبرک کپڑا:

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میرے پاس (میرے والد گرامی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ مَیں نے اُن سے کہا تین سحولی کپڑوں میں۔ جن میں نہ تو قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ (شریف)۔ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اُن سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی تھی؟ (اُم المومنین حضرت) سیّدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا پیر کے دن۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا' آج کون سا دن ہے؟ اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

---

[19] بخاری جلد ا ص ۱۷۰۔ [20] ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۷۵۔

نے کہا آج پیر کا دن ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں اِس وقت سے لے کر رات تک اُمید کرتا ہوں کہ وفات پا جاؤں گا۔ پھر اُنہوں نے اپنے کپڑے کی طرف دیکھا جس میں وہ بیمار ہوئے تھے اُس میں زعفران کا ایک نشان تھا۔ فرمایا: میرا یہ کپڑا دھو ڈالو اور اِس میں دو کپڑوں کا اضافہ کر دو اور اِن میں مجھے کفن دو۔ (اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے کہا یہ پرانا کپڑا ہے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ، وصال شدہ کے مقابلہ میں نئے کپڑوں کا زیادہ مستحق ہے اور (انتہائی عاجزی اور انکساری سے فرمانے لگے) کفن تو صرف پیپ کے لئے ہے، پھر اُس روز وفات نہ پائی۔ حتیٰ کہ منگل کی رات آ گئی تو آپ نے وصال فرمایا اور صبح سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔ ؎۲۱

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقصد سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں موافقت کی آرزو تھی اور وہ زندگی میں مکمل اِتباع کے ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتے تھے کہ موت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کروں۔ اُن کا اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھنے کا یہی مقصد تھا۔ حالانکہ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کو زیادہ جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کے وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے روز "سقیفہ بنی ساعدہ" میں مشورہ اور گفتگو کے بعد بدھ کے روز عام بیعت کا معاملہ مکمل ہو گیا تھا اور تجہیز و تکفین بدھ کی رات ہوئی۔ اُس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے۔ الحاصل مذکورہ سوال و جواب صرف حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مرضِ موت میں تھے اور اُن کا مقصد حیات و ممات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت اور اتباع تھا۔

نوٹ: اگر یہ کہا جائے کہ امام مسلم علیہ الرحمہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے بھی اِس کی روایت کی ہے حالانکہ یہ بخاری

؎۲۱ بخاری جلد ا ص ۱۸۶، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۲۷ (مختصراً)۔

کی روایت کے متعارض ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ جس کپڑے کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوقیت دی وہ اُن کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا۔ اِس لئے بطور تبرک اُس کپڑے کو پسند کیا اور حق بھی یہی تھا۔ اِسی لئے فرمایا کہ اِس کے ساتھ دو کپڑوں کا اضافہ کرلو۔ (تفہیم البخاری جلد۲ ص ۴۴۴)

اپنا کفن تیار کرنا جائز ہے:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **اِنَّ امْرَءَ ةً جَآءَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِبُرْدَةٍ مَّنْسُوْجَةٍ فِیْهَا حَاشِیَتُهَا تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا اَلشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِیَدِیْ فَجِئْتُ لِاَکْسُوَکَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهَا فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اکْسُیْنَهَا مَا اَحْسَنَهَا فَقَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُحْتَاجًا اِلَیْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهٗ وَعَلِمْتَ اِنَّهٗ لَا یَرُدُّ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ لِاَ لْبَسَهٗ وَاِنَّمَا سَاَلْتُهٗ لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ قَالَ سَهْلٌ فَکَانَتْ کَفَنَهٗ** ۲۲ ''کہ ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (ہاتھ سے) بُنی ہوئی حاشیہ دار چادر تحفہ لائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو بردہ کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا شملہ (چادر)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درست ہے۔ اُس عورت نے عرض کیا میں نے اِسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے، میں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنانے کے لئے لائی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے لے لیا اور اُسے تہبند کے طور پر باندھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا، کیا ہی عمدہ چادر ہے؟ یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ لوگوں نے اُنہیں کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اِس کا استعمال کیا اور تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر کا

---

۲۲ بخاری جلد۱ ص ۱۷۰۔

سوال کردیا۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ اُس نے کہا اللہ کی قسم میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ میں نے یہ صرف اِس لئے مانگی تا کہ (فوت ہونے کے بعد) یہ میرا کفن ہو جائے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ چادر اُن (حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا کفن بنی"۔

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اپنے فوت ہونے سے پہلے کفن کا انتظام کرنا جائز ہے۔ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی عفی عنہ نے بھی اپنا کفن تیار کر رکھا ہے۔ ناچیز کے پیر بھائی پیر طریقت حاجی محمد رحمت اللہ یوسفی مرحوم، ۱۹۷۴ء میں حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بیت اللہ شریف گئے تو ناچیز نے اُن کے ذریعے وہاں سے کفن کے لئے کپڑا منگوایا اور اُن سے گزارش کی تھی کہ آپ اُسے آبِ زم زم سے دھو کر لائیں۔ اُنہوں نے کمال مہربانی فرمائی کہ تین مرتبہ آبِ زم زم میں اُسے دھویا اور ایک دن مکہ مکرمہ میں خوب بارش ہوئی اور بیت اللہ شریف کی چھت سے (میزابِ رحمت) کے ذریعے پانی برسا اور وہ کفن اُس پانی سے بھی دھویا گیا۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کو منظور ہوا تو مقدس پانیوں سے دھویا ہوا وہ کپڑا بندۂ ناچیز کے مرنے کے بعد کفن بنے گا۔

برکت کے لئے تہبند عطا فرمایا:

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ رسولِ کریم ﷺ ہمارے قریب تشریف لائے جبکہ ہم (پردہ میں) آپ ﷺ کی بیٹی (حضرت) اُم کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غُسل دے رہیں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَ قَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ ۲۳

"اِنہیں تین، پانچ اور اگر مناسب سمجھو تو اِس سے بھی زیادہ پانی اور بیری

۲۳؎ مشکوٰۃ ص ۱۴۳، نسائی جلد ۱ ص ۲۶۶، ابن ماجہ ص ۱۰۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۸۴، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۰۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۲۱، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۲۵۸، مسلم جلد ۱ ص ۳۰۴، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۳۸۹، جلد ۴ ص ۸، بخاری جلد ۱ ص ۱۶۷۔

(کے پتّوں) سے غُسل دو۔ آخر میں کچھ کافور ڈال دو۔ جب فارغ ہو جاؤ مجھے اطلاع دینا۔ (فرماتی ہیں) جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ (ﷺ) کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا [i] اور فرمایا اِسے اُن کے کفن کے نیچے رکھ دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا: **اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيْهِ اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا اَوْ خَمْسًا وَّ كَانَ فِيْهِ ابْدَءُ وَا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ اِنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلاَثَةَ قُرُوْنٍ** [۲۴] ''اِنہیں طاق تین، پانچ، سات بار غُسل دو اور دائیں طرف سے اَعضائے وُضو سے ابتداء کرو۔ اِس روایت میں یہ بھی ہے کہ (حضرت) اُم عطیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، ہم نے اُن کے بالوں کے تین حصّے کئے جنہیں اُن کے پیچھے ڈالا''۔

[i] تہبند شریف برکت کے لئے رکھا گیا، یہ کفن میں شامل نہ تھا۔ احادیث مبارکہ میں یہ ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو بن العاص اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ناخن مبارک، بال مبارک اور تہبند شریف کو اپنی قبر میں لے جانے کے لئے محفوظ رکھا۔ قرآنِ مجید اور حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صالحین کے لباس سے برکت لینا جائز ہے اور اپنے کفن میں صالحین کے کپڑے شامل کرنا باعثِ برکت اور باعثِ مغفرت ہے۔

میّت کو کفن کے ساتھ قمیص پہنانا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں۔

أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا [۲۵]

---

[۲۴] ابن ماجہ ص ۱۰۶۔ [۲۵] بخاری حدیث نمبر ۵۷۹۵' کتاب اللباس (باب لبس القمیص)' مسلم حدیث نمبر ۲۷۷۳' سنن نسائی حدیث نمبر ۱۹۰۱' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۸۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۴۵' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۱۳' مظہری جلد ۴ ص ۲۷۷' فتح القدیر جلد ۲ ص ۳۸۴ (مختصراً)' قرطبی جلد ۴ جز ۸ ص ۱۴۰۔۱۳۹' طبری جلد ۶ ص ۴۴۰۔

"(رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی کو گڑھے (قبر) میں داخل کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور اُس کو باہر نکالنے کا حکم فرمایا۔ اُسے نکالا گیا اور نبی کریم ﷺ کے دونوں (نورانی) گھٹنوں (مبارک) پر رکھا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنا لعاب شریف ڈالا اور اُس کو اپنی قمیص (مبارک) پہنائی۔ راوی کہتے ہیں عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنائی تھی"۔

حضرت سفیان اور ابو ہارون نے کہا اُس وقت نبی کریم ﷺ نے اوپر تلے دو کرتے (مبارک) پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن ابی کا بیٹا تھا اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے باپ کو اپنی وہ قمیص (مبارک) پہنایئے جو آپ ﷺ کے (نورانی) جسم (اطہر) کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا: لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو قمیص اُس کا بدلہ چکانے کے لئے پہنائی تھی جو اُس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنائی تھی۔ ؀۲۶

عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن اپنی قمیص پہنائی تھی جبکہ وہ مدینہ منورہ میں آئے تھے اور اُن کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ طویل القامت تھے اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی قمیص اُن کو پوری نہ آتی تھی۔ عبداللہ بن ابی بھی لمبا تھا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اُس کے جنازہ میں موجود تھا اُس کا قد لمبا ہونے کے باعث اُس کے دونوں پاؤں چارپائی سے باہر نکلے ہوئے تھے) ؀۲۷

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب جنائز **بابُ غُسلِ المیّتِ وَتکفِینِہٖ** میں حدیث نمبر ۱۶۴۱ کی شرح میں حاشیہ میں لکھا ہے۔

"جب عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) بیمار ہوا تو اُس نے نبی کریم ﷺ کو بلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **اَھلکَ حُبُّ الیُھُودِ اَیْ حُبّ الجَاہِ**

؀۲۶ بخاری حدیث نمبر ۱۳۵۰، فتح الباری جلد۲ ص ۲۷۵، درمنثور جلد۴ ص ۲۵۸۔ ؀۲۷ تفہیم البخاری جلد۲ ص ۴۰۴، فتح القدیر جلد۳ ص ۲۷۶، مظہری جلد۴ ص ۲۷۷۔

عِنۡدَهُمۡ ''تجھے یہود کی محبت اور اُن کے ہاں عہدہ وقرب نے ہلاک کردیا ہے''۔ (تو رئیس المنافقین) بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے آپ ﷺ کو ان باتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے نہیں بلایا بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کو دُعا کے لئے بلایا ہے۔ پھر اُس نے آپ ﷺ سے گذارش کی اَنۡ يُّكَفِّنَهٗ فِیۡ قَمِيۡصِهٖ وَاَنۡ يُّصَلِّیَ عَلَيۡهِ ''یہ کہ آپ ﷺ مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیں اور میری نماز جنازہ پڑھائیں'' ۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی مر گیا تو اُس کا بیٹا' سچا عاشق رسول ﷺ' آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اپنی قمیص' عنایت فرمایئے اور اُس پر (یعنی عبداللہ بن ابی) نماز پڑھیے' اُس کے لئے دُعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے اپنی نورانی قمیص اُس کو عطا فرمادی۔ تو فرمایا جنازہ تیار ہو تو مجھے خبر کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین کی نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَنَا بَيۡنَ خِيَرَتَيۡنِ ''(اللہ تبارک وتعالیٰ نے) مجھے دو باتوں کا اختیار دیا ہے''۔ اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ ''اِن کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں اگر ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت کی دُعا فرمائیں تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِن کو ہرگز نہ بخشے گا۔ اِس لئے کہ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (کریم ﷺ) کے منکر ہیں''۔ پھر آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی۔ بعدازیں وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ ۲۹ کا حکم نازل ہوا'' اور (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) اِن (منافقین) میں سے جو مر جائے اُس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا''۔

---

۲۸ مرقاۃ جلد۴ ص ۱۱۴۔ طبری جلد۶ ص ۴۴۰' ابن کثیر جلد۲ ص ۳۲۸' درمنثور جلد۴ ص ۲۵۹۔ ۲۹ بخاری جلد۲ ص ۶۷۳' تیسیر الباری جلد۶ ص ۱۵۸۔

غیر مقلدین اور دیو بندی حضرات یہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی دُعا قبول نہیں ہوئی تو عام آدمی کا کیا مقام ہے؟ اہلحدیث کے عالم وحید الزماں صاحب نے لکھا ہے۔ ''جب سرورِ عالم اشرف انبیاء کی دُعا وہ بھی ستر دفعہ اور کافروں اور منافقوں کے لئے مؤثر نہ ہو تو کسی ولی یا درویش کی بساط ہے کہ اُس کی سفارش سے کسی کافر یا مشرک یا منافق کی مغفرت ہو جائے۔ اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو عقل اور فہم عطا فرمائے''۔ ۳۰؎

اِس آیت مبارکہ کے نفسِ مضمون کو پڑھنے کی ضرورت ہے کہ دُعا کیوں قبول نہ ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ **ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ** ''یہ اِس لئے کہ وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول کریم ﷺ کے منکر ہوئے''۔ یہاں بات نا مقبولیت کی نہیں بلکہ بات منافقین کے کفر کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی آپ ﷺ سے محبت کی ہے۔ آپ ﷺ اپنی رحمت اور اختیار کی وجہ سے اِستغفار کرتے رہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''اور (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) چونکہ یہ میرے اور آپ ﷺ کے منکر ہیں اِس لئے اِن کی معافی نہیں''۔ جبکہ آپ ﷺ کی رحمت دنیا کو دکھادی کہ کلمہ پڑھنے والے منافقوں پر بھی مہربان ہیں۔ پھر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ **وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ط**

عبد اللہ ابن ابی کا واقعہ یوں بھی بیان ہے کہ جب وہ بیس روز بیمار رہنے کے بعد نو ہجری میں مر گیا۔ جس روز وہ مرنے والا تھا' نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو وہ کہنے لگا جب میں مر جاؤں تو مجھے اپنی قمیص عنایت فرمایئے گا اور میری تکفین وتدفین میں شرکت فرمایئے گا۔ اور میری نمازہ جنازہ بھی پڑھیئے گا آپ ﷺ نے وعدہ فرمالیا۔ جب کہ اُس وقت تک آپ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا گیا تھا۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔ (۱) حضور نبی کریم ﷺ نے

۳۰؎ تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۶۱۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قمیص (مبارک) دی۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے بیٹے سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو قمیص دیں گے۔ اِن میں اختلاف نہیں جب وعدہ بھی بیان ہے۔ اور عطا بھی ہے تو اختلاف کی گنجائش نہیں۔

جب عبداللہ بن ابی مرا تو اُس کے بیٹے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی موت کی خبر دی، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عمل مبارک میں عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دلجوئی اور دلداری تھی اور تبلیغ تھی چنانچہ اِس واقعہ کو دیکھ کر عبداللہ بن ابی کی قوم کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔ [۳۱]

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب اللباس **بـــاب لُبْـــسِ الْقَمِيْصِ** میں حدیث شریف نمبر ۵۷۹۶ میں اِس طرح لکھا ہے۔

"کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اُس کا بیٹا (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سچا مومن تھا) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اپنی قمیص عنایت فرمایئے اُس میں میں اپنے باپ کو کفن دوں گا"۔

علامہ بغوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے مرنے کے بعد اُس سے جو سلوک کیا (یعنی اُس کو قمیص پہنائی اور اُس کی نماز جنازہ پڑھی اُس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مؤدبانہ گذارش کی کہ یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور بے ادب تھا اور دریدہ دہن تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کو کرتا بھی پہنایا اور نماز بھی پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وَمَا يُغْنِى عَنْهُ قَمِيْصِى وَصَلَاتِى مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّى كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يُّسْلِمَ بِهٖ اَلْفٌ مِنْ قَوْمِهٖ** [۳۲]

"میرا کرتہ (مبارک) اور میری نماز اِس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے عذاب سے نہیں بچائے گی۔ اللہ کی قسم میری خواہش تو یہ تھی کہ اِس کی وجہ سے اِس کی قوم کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے"۔

کرتا مبارک عطا فرمانے کے اِس واقعہ سے معلوم ہوا کہ میّت کو برکت کے لئے بزرگانِ دین کا لعاب ڈالنا اور کفن میں اُسے بزرگوں کا کپڑا دینا سُنّت ہے اگرچہ

---

[۳۱] مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۱۴، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۵۹۔ [۳۲] مظہری جلد ۴ ص ۲۷۷، قرطبی جلد ۴ ص ۱۴۰۔

کافر ومنافق اِس سے فائدہ حاصل نہ کرسکیں۔ رحمت کا بادل تو ہر جگہ اچھی اور بری، پاک اور گندی زمین پر برستا ہے۔ آگے زمین کی تقدیر کے فائدہ اُٹھائے یا نہ اُٹھائے۔

کفن میں رقعہ رکھنا:

ایک آتش پرست شمعون نامی حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ تھا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ اُس کی موت کا وقت جب قریب پہنچا تو لوگوں نے آپ کو اطلاع دی اور عرض کیا آپ کا ہمسایہ ہے، اُس کی خبر لیں۔ یہ سن کر آپ اُس کے پاس گئے۔ دیکھا کہ آگ کے دُھوئیں سے اُس کا رنگ سیاہ ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا، تمام عمر تم نے آگ اور دُھوئیں میں برباد کردی۔ اب آخر وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرو اور اِسلام قبول کرلو تاکہ اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت تجھ پر نازل ہو۔ اُس نے کہا، تین باتیں مجھے اِسلام قبول کرنے سے روکتی ہیں۔ پہلے یہ کہ تم دن رات دنیا کی بُرائی کرتے رہتے ہو مگر پھر بھی دن رات دنیا ہی کی طلب میں لگے رہتے ہو۔ دوسرے یہ کہ موت کو برحق سمجھنے کے باوجود تم اِس کا کوئی سامان نہیں کرتے اور تیسرے یہ کہ باوجودیکہ تم سمجھتے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار ہوگا پھر اُس کی رضا کے خلاف کام کرتے رہتے ہو۔ آپ نے سنا، فرمایا: یہ آشناؤں کی نشانی ہے۔ اگر مومن لوگ ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کرتے ہو؟ تم نے ساری عمر آگ کی پوجا میں گذار دی۔ پھر فرمایا، سنو! میں آگ کی پوجا نہیں کرتا۔ اگر میں اور تم تھوڑی دیر بھی آگ میں ہاتھ ڈالیں تو وہ تمہاری ستر سالہ عبادت کی قدر اور لحاظ کئے بغیر ہم دونوں کو جلا دے گی لیکن میرا خالق ومالکِ حقیقی چاہے تو آگ کی کیا مجال کہ میرا بال بھی جلائے۔ آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت تم پر ظاہر ہوجائے اتنا کہہ کر آپ نے ہاتھ ڈالا اور کافی دیر تک آگ میں رکھنے کے باوجود آپ پر مطلق اثر نہ ہوا۔ شمعون نے یہ دیکھ کر آہ بھری اور کہنے لگا میری تو تمام عمر آتش پرستی میں بسر ہوئی، اب کیا کرسکتا ہوں؟ صرف چند سانس باقی ہیں۔ فرمایا: مسلمان ہوجاؤ۔ اُس نے کہا کہ مجھے عہد نامہ لکھ دیں کہ اگر مسلمان ہوجاؤں تو مجھ پر اللہ تبارک

وتعالیٰ عذاب نہ کرے گا۔ یہ سن کر آپ نے رقعہ لکھ دیا اور معزز ین شہر کی گواہی بھی نیچے درج کر دی۔ شمعون نے رقعہ دیکھا اور ایمان لے آیا اور روتے ہوئے وصیت کی کہ مرنے کے بعد میرے ہاتھ میں یہ رقعہ دے دینا۔ (تاکہ کفن میں محفوظ ہو جائے) اِس کے بعد کلمہ پڑھا اور جان دیدی۔ اُس کی وصیت پوری کی گئی۔ آپ نے اُسے اپنے ہاتھ سے غسل دے کر قبر میں اتارا اور وصیت کے مطابق اُس کے ہاتھ میں رقعہ دے دیا۔ (اور کفن میں محفوظ کر دیا)۔ تمام رات اِسی فکر میں گذر گئی کہ میں نے یہ کیا کیا؟ مجھے تو اپنا بھی انجام معلوم نہیں تو دوسروں کو عہد نامہ کیوں لکھ دیا؟ اِسی فکر اور سوچ بچار میں آنکھ لگ گئی۔ خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سنہری تاج پہنے بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ آپ نے اُس سے دریافت کیا' کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا' مجھے حق تبارک وتعالیٰ نے معاف کر دیا ہے۔ اب اپنا رقعہ لے لیں، مجھے اِس کی ضرورت نہیں رہی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو وہ رقعہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے رقعہ دیکھ کر کہا یا الٰہی تیرے کام فضل وکرم سے ہیں کسی علت سے نہیں۔ تو مومن کو کیونکر محروم رکھے گا جبکہ ستر سالہ آتش پرست کو ایک کلمے کے عوض بخش دیا۔ ۳۳

کفن پہنانے کا طریقہ:

میّت کو غسل دینے کے بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں تاکہ پانی لگنے سے کفن تر نہ ہو۔ کفن کو ایک' تین' پانچ' یا سات بار دھونی دے لیں۔ اِس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں، پہلے بڑی چادر جسے ''لفافہ'' کہتے ہیں پھر ''ازار'' جسے تہبند کہتے ہیں پھر ''قمیص'' جسے کفنی کہتے ہیں، کفنی کا نیچے والا حصہ پہلے بچھائیں پھر میّت کو لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔ باشرع مرد ہو تو داڑھی اور عورت اور بچہ ہونے کی صورت میں تمام بدن پر خوشبو ملیں اور ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں پر کافور لگائیں پھر ''ازار'' یعنی تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے تہہ کریں پھر دائیں جانب سے لپیٹیں

۳۳ تذکرۃ الاولیاء ص ۴۴ فارسی۔

بعد ازیں ''لفافہ'' یعنی بڑی چادر لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے تاکہ دایاں پلو اوپر آئے اور سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں۔

عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے بالوں کے دو حصّے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں تاکہ سینہ پر رہے۔ اِس کا طول نصف پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک رہے۔ پھر حسبِ دستور ''ازار'' اور ''لفافہ'' لپیٹیں پھر سب سے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔ (بہارِ شریعت جز ۴ ص ۱۲۸)

مسائل:

مسئلہ: کفنی میں چاک اور آستین نہیں ہوتی۔

مسئلہ: مرد اور عورت کی کفنی میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ مرد کی کفنی کندھے پر سے چیری جاتی ہے اور عورت کے لئے سینہ کی طرف سے۔

مسئلہ: چھوٹے بچے اور بچیوں کو بھی پورا کفن دینا چاہیئے۔

مسئلہ: پرانے کپڑے سے بھی کفن دے سکتے ہیں مگر دُھلا ہوا ہونا چاہیئے کہ کفن ستھرا ہونا پسندیدہ ہے۔

مسئلہ: کسی کی بیوی نے اگرچہ مال چھوڑا مگر اُس کا کفن اُس کے شوہر کے ذمہ ہے۔

مسئلہ: شوہر مرا اور اُس کی عورت مالدار ہے مگر عورت پر شوہر کا کفن واجب نہیں۔

مسئلہ: کفن کا کپڑا فی سبیل اللہ مانگ کر لائے، اُس میں سے کچھ بچ گیا تو باقی کپڑا اُسے ہی واپس کیا جائے گا جس سے لائے ہوں۔ اگر وہ واپس نہ لے تو وہ جیسا کہے ویسے استعمال کریں یا صدقہ کریں یا کسی اور محتاج کے کفن میں استعمال کریں۔

مسئلہ: جو بچہ مردہ پیدا ہو یا کچا گر گیا ہو، تو اُسے ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیئے۔ کفن نہ دیں۔ [۳۴]

[۳۴] فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۱۰۔

مسئلہ: پھولوں کی چادر بالائے کفن ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ نیّتِ حسن سے حسن ہے۔ جیسے قبور پر پھول ڈالنا کہ وہ جب تک تر رہتے ہیں تسبیح کرتے ہیں۔ اِس سے میّت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ یوں ہی تبرک کے لئے غلافِ کعبہ معظّمہ کا قلیل ٹکڑا چہرے پر رکھنا بلاشبہ جائز ہے۔ ۳۵

مسئلہ: کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین وجمعۃ المبارک کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے: ''مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے ہیں یعنی خوش ہوتے ہیں''۔ (بہارشریعت)

مسئلہ: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اُس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اُس کا کفن بھی ناجائز۔ (عالمگیری)

مسئلہ: خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اُسے ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جو نابالغ حدِ شہوت کو پہنچ گیا ہو وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو جتنے کپڑے دیئے جائیں گے اُسے بھی دیئے جائیں گے اُس سے چھوٹے بڑے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (بہارشریعت)

مسئلہ: میّت نے اگر مال چھوڑا ہو تو کفن اُسی کے مال سے ہونا چاہئے۔

مسئلہ: میّت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اُس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا۔

مسئلہ: اگر مُردہ کا کفن چوری ہوگیا اور لاش ابھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے اگر لاش پھٹ گئی ہو تو کفنِ مسنون کی حاجت نہیں، ایک کپڑا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

---

۳۵ فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۱۲۔

اہم اور ضروری مسئلہ

ہمارے ملک پاکستان میں عام رواج ہے کہ کفن مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اُڑھاتے ہیں اور ایک جا نماز ہوتی ہے۔ جس پر امام نماز جنازہ پڑھاتا ہے۔ اُنہیں بعدازیں صدقہ کر دیتے ہیں۔ یہ جائز ہے عام طور پر کفن کے لئے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اِسی اندازے سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں چیزیں ہوں۔

مسئلہ: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لئے جائز ہے۔ جس نے احرام باندھا ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)